''حقیقتِ ابدی ہے مقامِ شبیری
بدلتے رہتے ہیں اندازِ کوفی وشامی''

(کیا یزید جنتی ہے؟ حقائق کیا ہیں؟)

تحریر: علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی

قرآن کریم نے قرابتِ رسول (ﷺ) کی محبت ومودّت ہم پر واجب کردی ہے (الشوریٰ: 23) اور رسول کریم ﷺ کے متعدد ارشادات میں قرابتِ رسول کے عالی شان فضائل وخصائص بیان ہوئے ہیں۔ قرآنِ کریم ہی میں ایذاے رسول پر سنگین عذاب کا بیان بھی واضح ہے۔ (الاحزاب: 57) احادیث رسول کے مطابق رسولِ کریم ﷺ کے ایک بال مبارک کو بھی اذیت پہنچانے والے پر جنت حرام ہوجانے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت کا واضح بیان ہے۔ (جامع الاحادیث: 33495 / کنز العمال: 35351,35352) یہ واقعہ ہے کہ ابولہب (عبدالعزیٰ) بظاہر رشتے ناتے میں رسولِ کریم ﷺ کا چچا تھا، لیکن نبی پاک ﷺ کو اذیت پہنچانے اور ان سے بدکلامی کرنے پر اس کی مذمت میں پوری سورت (اللھب) نازل ہوئی اور اسے جہنم کا ایندھن بنادیا گیا۔ ابولہب کی بیٹی ''سُبیعہ (دُرّہ)'' مسلمان ہوکر صحابیہ ہوگئی۔ اصحاب نبوی میں سے کچھ نے اسے ''جہنم کے ایندھن کی بیٹی'' کہہ کر پکارا۔ اصحاب نبی رضی اللہ عنہم کا ایسا کہنا خلافِ واقعہ بات نہ تھی مگر طنز سے اس طرح پکارنا اسے ناگوار گزرا۔ وہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں شکوہ گزار ہوئی۔ رسولِ کریم ﷺ جلال میں آئے اور اجتماع صحابہ میں فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو مجھے میری قرابت کے بارے میں اذیت پہنچاتے ہیں، میری قرابت کی اذیت میری اذیت ہے اور مجھے اذیت پہنچانا یقیناً اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچانا ہے۔ (الصواعق المحرقہ 497/2، زرقانی علی المواھب 348/1، سبل الھدیٰ والرشاد 4/11، ذخائر العقبیٰ ص7) اس سے اندازہ کیا جائے کہ چچازاد بہن کو صرف طنز کرتے ہوئے پکارنا بھی

ایذاے رسول ﷺ کا باعث ہے تو اس محبوب شہزادے کا سفاکانہ قتل کتنی اذیت کا باعث ہوگا جسے رسولِ کریم ﷺ اپنا پھول فرماتے ، انھیں سونگھتے اور چومتے (مشکوۃ:6167، بخاری:5648، ترمذی:3770) اور مہربان ماں کی گود میں جس کا رو پڑنا بھی نبی پاک ﷺ سے گوارانہ ہوتا (طبرانی کبیر:2847، مجمع الزوائد:15188) وہ شہزادہ جسے رسولِ پاک ﷺ اپنے کندھوں پر سوار کراتے (مجمع الزوائد:15063)، نماز میں وہ پشت پر سوار ہو جاتے تو کونین کے والی سجدہ لمبا کر دیتے ہیں کہ شہزادہ کہیں پُشت سے گر نہ جاے۔ (السنن الکبریٰ بیھقی:3424، ابن ابی شیبہ:34364، جامع الاحادیث:38090، طبرانی کبیر:7107، المستدرک:4775، کنزالعمال:37705) یہ شہزادہ وہ ہے جس کے نانا رسول اللّٰہ سید الانبیا والمرسلین ﷺ ۔ بابا مولاے کائنات علی المرتضیٰ سید الاولیاء رضی اللّٰہ عنہ۔ ماں امّ السادات، مخدومہ کائنات حضرت سید فاطمہ زہرا رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا تمام جہانوں اور جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور یہ شہزادہ خود جنت کے نوجوانوں کا سردار ہے۔ (ترمذی: 3781، جامع الاحادیث: 44785) صحابی رسول ہے، مظہر شجاعتِ رسول ہے ، ریحانِ رسول ہے۔ ان کی محبت بلاشبہ اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ کریم ﷺ کی محبت ہے۔ ان کی ناراضی بلاشبہ اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ پاک کی ناراضی ہے۔ (کنزالعمال:34284/34286، المستدرک:4776، جامع الاحادیث :11741) جو ان سے محبت رکھے رسولِ پاک ﷺ کی دعا اس کے لیے یہ ہے کہ اے اللّٰہ تو اس سے محبت فرما۔ (مشکوۃ:6165، ترمذی:3769) ان کا نام ہر خطیب ہر جمعہ کے خطبے میں ادب سے ادا کرتا ہے۔ ان پر دُرود نہ بھیجا جاے تو نماز ہی ادا نہیں ہوتی۔ اس شہزادے کو بے دردی سے قتل کرنا کس قدر ایذاے رسول کا موجب ہوگا! اور بلاشبہ ایذاے رسول سنگین ترین جرمِ عظیم ہے۔

فخرِ کونین سیدنا امام حسین رضی اللّٰہ عنہ اپنے عہد کے افضل انسان تھے، علم وعمل، زہد و تقویٰ، حسب ونسب میں ہر طرح ممتاز اور بہتر تھے، شریعت وسنت کو بہت بہتر جانتے تھے۔ ان کے کردار پر کسی کو کسی طرح منفی کلام کی گنجائش نہیں۔ ان کی بے مثال قربانی اور ان کی عظمت و مرتبت کا اعتراف کرنے کی بجاے کچھ بد بخت اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے ہوے اپنی زبان و

قلم دراز کرتے ہیں اور اس پر مستزاد یہ کہ عترتِ رسول ،اہل بیت نبوت کو قتل کروانے والے،حرمت حرم نبوی کو پامال کرنے اور کعبۃ اللّٰہ پر سنگ باری کروانے والے فاسق وفاجر،ظالم وجابر بدکردار، یزید پلید (علیہ مایستحقہ ،اس پر وہی ہو جس کا وہ مستحق ہے) کو ''جنتی'' قرار دینے کی مذموم سازش کرتے ہیں اور امت میں فتنہ وفساد کرتے کراتے ہیں ۔(العیاذ باللّٰہ)۔نواسۂ رسول مقبول کی محبت وعقیدت اپنا کر ان کے کردار کی تابانی اور ان کی مدح کر کے خود کو شاداں وتاباں کرنے کی بجائے یہ ناعاقبت اندیش لوگ یزید پلید اور اس کی سیاہ کاریوں کی تعریف وتوصیف کر کے خود کو رُوسیاہ اور اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کر رہے ہیں ۔

یزید پلید کو جنتی ثابت کرنے کی مذموم کوشش میں اپنا مستدل (اپنے دعوی پر دلیل) یہ ایک حدیث شریف کو بتاتے ہیں ،وہ حدیث شریف ملاحظہ ہو:

''عمیر بن الاسود عنسی کہتے ہیں کہ وہ عبادہ بن صامت کی خدمت میں آے ،وہ حمص کے ساحل پر اپنی عمارت میں اترے ہوے تھے اور ان کے ساتھ (ان کی اہلیہ جو رسولِ پاک ﷺ کی خالہ محترمہ ہیں) امّ حرام (بنت ملحان) بھی تھیں ۔عمیر کہتے ہیں ان سے ام حرام نے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا،فرماتے تھے :پہلا لشکر میری امت میں سے جو بحری جہاد کرے گا (اس نے جنت کو خود پر) واجب کر لیا ۔ام حرام نے عرض کی : یا رسول اللّٰہ (صلی اللّٰہ علیک وسلم) میں ان میں ہوں ؟ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: تو اُن میں ہے ۔پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا، پہلا لشکر میری امت میں سے جو قیصر کے شہر پر حملہ کرے گا ،بخش دیا جاے گا ،ام حرام نے پھر عرض کی : یا رسول اللّٰہ (صلی اللّٰہ علیک وسلم) میں ان میں ہوں ؟ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں ۔ (بخاری شریف:2924)

رسولِ پاک ﷺ کی زبانِ حق ترجمان سے عطا ہونے والے اس ارشاد میں غور کیا جاے تو واضح ہوتا ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ کی عطا سے رسولِ کریم ﷺ سب کچھ جانتے ہیں ،ان سے رب تعالیٰ نے کچھ مخفی نہیں رکھا ۔رسول پاک ﷺ کے اس ارشاد میں مغفرت کی بشارت ہے مگر

تین شرطیں بھی ہیں۔پہلی شرط: پہلا لشکر۔ دوسری شرط: وہ بحری سفر کرے۔ تیسری شرط: قیصر کے شہر پر حملہ کرے۔

اس حدیث کو جانے کیوں "حدیث قسطن طینیہ" بھی کہا جانے لگا ہے۔ بادشاہ قسطن کے نام سے پکارے جانے والے اس شہر کو اب استنبول کہا جاتا ہے، ترکی کا مشہور شہر ہے، پرانا نام "قسطن طی نیہ" ہے مگر لوگ "قسطن طنیہ" کہتے ہیں۔

واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس حدیث شریف کو پیش کر کے جو لوگ یزید پلید کو جنتی قرار دینے کی مذموم جسارت کرتے ہیں ان کی کتابوں میں خود نبی کریم ﷺ کے لیے یہ جملے درج ہیں کہ "نبی کو خود اپنے انجام کی خبر نہیں، نبی کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں، شیطان کا علم نبی سے زیادہ ہے۔" ......(معاذ اللّٰہ)۔ یزید پلید سے اس کی خباثت و شیطنت کے باوجود ان لوگوں کو کوئی خاص لگاؤ ہی ہے کہ وہ نبی پاک ﷺ کی گستاخیاں کرنے اور نبی کو بے خبر کہنے والے اُسی نبی کے فرمان کو یزید پلید کے لیے مان کر بنیاد بنانا چاہتے ہیں اور اس یزید پلید کو جنتی کہتے مانتے ہیں۔

بخاری شریف میں درج اس حدیث شریف میں معمولی سی توجہ سے دو باتیں واضح طور پر دیکھی جاسکتی ہیں۔(1) حدیث شریف میں قسطن طی نیہ کا نام نہیں ہے۔ "مدینۃ قیصر" (قیصر کے شہر) کے الفاظ کا ترجمہ یا مطلب کسی لغت میں قسطن طی نیہ ہرگز نظر نہیں آتا۔(2) پہلے لشکر کی قید ہے اور پوری حدیث شریف کے مطابق غور کیا جائے تو بحری سفر کی شرط بھی موجود ہے۔

قیصر روم کی سلطنت کا کوئی بھی شہر "مدینۃ قیصر" ہی کہلائے گا۔ قیصر کے شہر سے مراد تو وہی شہر ہونا چاہیے جس شہر میں اس روز قیصر روم موجود تھا، جس روز میرے پیارے نبی پاک ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا، یا جو شہر قیصر روم کا دارلسلطنت تھا وہ مراد لیا جانا چاہیے۔ قیصر کے دارالسطنت کا نام "حمص" (EMESA) تھا۔

تاریخ و سیرت کے واقفین بخوبی آگاہ ہوں گے کہ قیصر کے شہر پر پہلی لشکر کشی 8 ہجری میں ہوئی تھی، اسے غزوۂ موتہ کہتے ہیں اور یہ جہاد میرے پیارے نبی پاک ﷺ کے ظاہری عہد

مبارک میں ہوا۔ قیصر کے شہر "حمص" کے لیے پہلی لشکر کشی امیر المومنین سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں 15 ہجری میں ہوئی اور مجاہدین اسلام نے اسے فتح کیا (کتابوں میں عہد صدیقی کے حوالے سے بھی روایات ہیں)۔ بخاری شریف کی حدیث میں بشارت کے مستحق غزوہ موتہ یا حمص کے لیے پہلے لشکر والے شمار ہونے چاہئیں۔ (واضح رہے کہ اس وقت تک یزید پلید پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ اس کی تاریخ پیدائش وکی پیڈیا کے مطابق 11 شوال، 26 ہجری 23 جولائی 647ء ہے، یزید پلید کی والدہ میسون بنت بحدل غیر مسلم تھی اور حضرت معاویہ کے لیے گستاخانہ فحش اشعار سن کر اور اس کے احوال پر مطلع ہو کر امیر معاویہ نے اسے یزید کی ولادت سے قبل ہی طلاق دے دی تھی) (الاعلام للزرکلی: 339/7، حیات الحیوان: 342/2، سمط النجوم العوالی: 139/3، یزیدی المیوں کا پس منظر، ص 18، مصنفہ پروفیسر ڈاکٹر سید محمد یوسف، مطبوعہ نظریہ فاؤنڈیشن پبلشر، چنیوٹ روڈ، فیصل آباد)

قیصر کے شہر سے مراد اگر قسطنطنیہ ہی ماننے کی ضد ہو کیوں کہ یزید پلید اس میں شریک ہو گیا تھا، تو یہ بھی ناقابل تردید واقعہ ہے کہ قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والے پہلے لشکر میں یزید پلید ہرگز شریک نہیں تھا۔ اور حدیث شریف میں مغفرت کی بشارت صرف پہلے لشکر کے لیے ہے۔ تاریخ سے واقف ہر شخص جانتا ہے کہ یزید پلید سے پہلے قسطنطنیہ پر چار مرتبہ لشکر کشی ہو چکی تھی۔ اس شہر پر پہلی لشکر کشی امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں صحابی رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں 32 ہجری میں ہوئی۔ (البدایہ والنھایہ 179/7، تاریخ طبری 304/4، تاریخ کامل ابن اثیر 503/2)

دوسری مرتبہ 43 ہجری میں، تیسری مرتبہ 44 ہجری میں اور چوتھی مرتبہ 46 ہجری میں قیصر کے اس شہر قسطنطنیہ پر لشکر کشی ہوئی۔ تاریخی حوالوں سے وکی پیڈیا کے مطابق 42 ہجری میں عبداللہ بن ارطاۃ، 43 ہجری میں بُسر بن ارطاۃ، 44 ہجری میں عبدالرحمٰن بن خالد بن الولید، 46 ہجری میں مالک بن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن بن خالد، 47 ہجری میں مالک بن ھبیرہ اور 49 ہجری میں سفیان بن عوف کی سرکردگی میں قسطنطنیہ پر لشکر کشی ہوئی۔

تاریخی حوالوں کے بعد اب حدیث شریف بھی ملاحظہ ہو۔ سنن ابوداؤد، صحاح ستہ میں سے حدیث شریف کی مشہور کتاب ہے۔ دَورِ جدید کے متشدد البانی نے بھی اس حدیث شریف کی صحت کا اقرار کیا ہے۔ ابوعمران کہتے ہیں کہ ہم جہاد کرنے کے لیے مدینہ منورہ سے قسطنطنیہ گئے اور سالار جنگ عبدالرحمٰن بن خالد بن الولید تھے۔ (اس حدیث شریف میں ہے کہ) حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ جو لشکر میں تھے جہاد کرتے رہے اور قسطنطنیہ ہی میں مدفون ہوے۔ (ابو داؤد:2152)

ابوداؤد ہی میں حدیث :2687 میں بھی عبدالرحمٰن بن خالد بن الولید کی سربراہی میں حضرت ابوایوب انصاری کا جہاد کرنا بیان ہوا ہے اور یہ واقعہ 46 ہجری کا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث نمبر 27933 میں بھی ہے کہ: ہم نے ارض روم میں جہاد کیا اور ہمارے ساتھ ابوایوب انصاری صاحب رسول اللہ ﷺ تھے اور سالار عبدالرحمٰن بن خالد بن الولید تھے امیر معاویہ کے زمانے میں۔ السنن الکبری للبیھقی، حدیث نمبر 18060 میں بھی ارض روم میں حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا عبدالرحمٰن بن خالد بن الولید کی قیادت میں جہاد کا بیان ہے۔ امیر لشکر حضرت عبدالرحمٰن بن خالد کو جنگ کے بعد ابن اُثال نامی نصرانی نے شربت میں زہر ملا کر پلا دیا تھا جس سے ان کی وفات ہوگئی۔ (تاریخ کامل 227/5)

49 ہجری میں شروع ہونے والی قسطنطنیہ کی جنگ کے حوالے سے یزید پلید کا ذکر ملتا ہے، اس سے پہلے کی جنگوں کے حوالے سے اس یزید کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ احادیث اور تاریخ کے مذکورہ حوالے واضح کر چکے کہ 49 ہجری سے پہلے قسطنطنیہ پر لشکر کشی تین سے زائد مرتبہ ہو چکی تھی اور حدیث میں مغفرت کی بشارت صرف پہلے لشکر کے لیے ہے۔

البدایہ والنھایہ میں ہے کہ 49 ہجری میں یزید بن معاویہ نے بلاد روم پر حملہ کیا یہاں تک کہ وہ قسطنطنیہ پہنچ گیا۔ اسی کتاب میں ہے کہ 51 ہجری میں یزید نے قسطنطینیہ پر حملہ کیا۔ اسی کتاب میں 52 ہجری کا ذکر بھی ہے۔ اسی کتاب میں 41 ہجری کے حوالے سے بھی

حضرت امیر معاویہ کا روم پر حملے کا ذکر ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ 49 ہجری سے پہلے قسطن طی نیہ پر تین چار مرتبہ حملہ ہو چکا تھا اور ان میں سے کسی لشکر میں یزید پلید نہیں تھا۔

بخاری شریف میں درج حدیث شریف کے پورے متن کو دیکھ کر کوئی اگر یہ خیال کرے کہ اس سے مراد وہ حملہ ہونا چاہیے جو بحری سفر سے جہاد کے بعد ہو تو جزیرہ قبرص (قبرس) 28 ہجری میں فتح ہو چکا تھا۔ علامہ حافظ ابن کثیر نے 33 ہجری میں قبرص کی فتح کا ذکر کیا ہے۔ تاریخ کامل اور تاریخ طبری میں ہے کہ 27 ہجری میں قبرص فتح ہوا۔ اس میں حضرت عبادہ بن صامت اور ان کی اہلیہ ام حرام نے شرکت کی۔ ام حرام کی وہیں وفات ہوئی۔ اگر 33 ہجری کی روایت ہی صحیح ہو تو بھی قسطن طی نیہ پر 49ھ سے پہلے تین مرتبہ یلغار ہو چکی تھی اور یزید پلید جس لشکر میں تھا وہ ہرگز پہلا لشکر نہیں تھا۔

قسطن طی نیہ کے لیے لشکر میں یزید کی شرکت کا احوال بھی ملاحظہ ہو: تاریخ کامل ابن اثیر میں ہے: " اور اسی سن 49ھ میں اور کہا گیا کہ 50 ہجری میں حضرت امیر معاویہ نے ایک لشکر جرار بلاد روم کی طرف بھیجا اور اس پر سفیان بن عوف کو سالار بنایا اور اپنے بیٹے یزید کو حکم دیا کہ وہ ان کے ساتھ جنگ میں شامل ہو تو یزید بیٹھ رہا اور حیلے بہانے کیے تو امیر معاویہ اس سے رُک گئے اور لشکر میں لوگوں پر شدید بھوک اور بیماری آپڑی تو یزید نے (خوش ہو کر شعر) کہا کہ مجھے پرواہ نہیں کہ ان مجاہدین پر بخار و تنگی کی بلائیں فرقدونہ (کے مقام) میں آپڑیں جب کہ میں دیر مرّان میں اونچی مسند پر تکیہ لگائے ام کلثوم کو اپنے پہلو میں لیے بیٹھا ہوں۔ ام کلثوم بنت عبداللّٰہ بن عامر اس یزید کی بیوی تھی۔ یزید کے یہ اشعار حضرت امیر معاویہ کو پہنچے تو انہوں نے قسم اٹھائی کہ اب میں یزید کو سفیان بن عوف کے پاس ارض روم ضرور بھیجوں گا تاکہ اسے بھی وہ مصائب پہنچیں جو لوگوں (مجاہدین) کو پہنچ رہے ہیں تو (بادل نخواستہ) یزید کو جانا پڑا۔۔۔۔۔(56/3)

اس روایت میں غور کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ اس لشکر کے سالار سفیان بن عوف تھے اور اگر اسی لشکر کو "پہلا" شمار کیا جائے تو بھی یزید پلید اس میں شامل نہیں تھا بلکہ وہ پہلے لشکر کی مدد کے

لیے بھیجے گئے دوسرے لشکر میں زبردستی بھیجا گیا۔ پہلے لشکر کے ساتھ جانے پر اس نے حیلے بہانے کیے اور اپنے باپ کی بھی نافرمانی کی۔ پہلے لشکر کو پیش آنے والے مصائب اور مجاہدین اسلام کی تکلیف پر یزید پلید کی خوشی سے اس کے مزاج اور سوچ کا احوال بھی عیاں ہے اور اس کے اشعار بھی قابل گرفت ہیں۔ دوسرے لشکر میں وہ بخوشی نہیں گیا بلکہ حضرت امیر معاویہ نے قسم اٹھالی تھی اور اس کو زبردستی بھیجا۔ جہاد تو عبادت ہے اور بغیر اخلاص اور نیت عبادت کیسی؟

یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے لشکر نے بحری راستے سے بھی سفر کیا اور دوسرے لشکر میں یزید پلید نے خشکی ہی کا سفر کیا۔ بخاری شریف میں حدیث شریف بالکل صحیح ہے اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ اس حدیث کی بشارت ہرگز یزید پلید کو شامل نہیں۔

جو لوگ اتنے احتمالات کے باوجود اس حدیث شریف سے استدلال کر کے یزید پلید کو جنتی ثابت کرنے پر مُصر ہیں وہ شاید نہیں جانتے کہ جہاد قسطن طی نیہ میں بکراہت شرکت کے بعد یزید پلید کا احوال کیا رہا۔ کیوں کہ صحیح احادیث میں ہے کہ جہاد فی سبیل اللّٰہ کرنے سے خطائیں معاف ہو جاتی ہیں تو جہاد کے بعد کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرنے یا مرتد ہو جانے سے مغفرت کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ صحیح حدیث شریف ہیں ہے کہ جس نے کلمہ طیبہ پڑھ لیا وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (طبرانی کبیر: 5074، طبرانی اوسط: 2124، المستدرک: 7638، جامع الاحادیث: 23234)

متعدد احادیث میں خاص نیکیوں پر **مغفور لھم** بخش دیے جانے، اَوجب / اوجبوا، جنت واجب ہو جانے، **حرم اللّٰہ علیہ النار**، دوزخ اس پر حرام ہونے کی بشارت بیان ہوئی ہے۔ ایک شخص کلمہ پڑھ کر اسلام کی کسی قطعی بات کا منکر ہو جائے یا نماز، زکوۃ، ختم نبوت کا انکار کر دے تو کیا پھر بھی وہ کلمہ گو جنت و مغفرت کی بشارت کا مستحق ہی رہے گا؟ ہرگز نہیں۔ دلیل خاص اس شخص کو بشارت و مغفرت سے خارج کر دے گی۔

یزید پلید کے بارے میں احادیث ملاحظہ ہوں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا، میں لونڈوں (عقل و تدبیر اور دین میں کم زور لڑکوں) کی

امارت (حکومت) سے پناہ مانگتا ہوں۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی۔لڑکوں کی امارت کیسی ہوگی؟ رسول پاک ﷺ نے فرمایا اگرتم ان کی فرمان برداری کروگے تو (دین کے معاملے میں) ہلاک ہوجاؤ گے اور اگرتم ان کی نافرمانی کروگے تو وہ تمہیں (تمہاری دنیا کے بارے میں) جان لے کر یا مال لے کر یا دونوں (جان و مال) لے کر ہلاک کردیں گے۔(ارشاد الساری:7058،ص10 ج15،ابن بطال 10/10،فتح الباری 10/13،السراج المنیر 388/4) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ساٹھ (60 ہجری کے سال اور لونڈوں کی حکومت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔(کنزالعمال:30854،جامع الاحادیث:10866)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بازار میں چلتے ہوئے بھی (بارگاہ الٰہی میں) عرض کرتے تھے۔یا اللہ! مجھے 60 ہجری کا سال اور لونڈوں کی حکومت نہ پائے (یعنی مجھے اس سے پہلے وفات دے دینا)۔(ابن عساکر: 217/59، سیراعلام النبلاء 626/2، کنزالعمال: 31402، ابن ابی شیبہ: 37251، جامع الاحادیث: 42641) اس حدیث کونقل کرکے فتح الباری شرح بخاری: (7058،ص10 ج13) میں علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اشارہ ہے کہ ان لڑکوں میں سے پہلا لڑکا ساٹھ ہجری میں ہوگا اور ایسا ہی ہوا کہ کیوں کہ یزید بن معاویہ 60 ہجری میں حکومت میں آیا اور 64 ہجری تک رہا پھر مرگیا۔علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں، اوران لڑکوں میں پہلا یزید ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ کا قول ہے ساٹھ ہجری اور لونڈوں کی حکومت کا، اس پر دلالت کرتا ہے کیوں کہ یزید نے زیادہ تر بزرگوں کو بڑے شہروں کی حکومت سے الگ کرکے ان کی جگہ اپنے قریبی نوعمر لڑکوں کو عہدوں پر مقرر کردیا تھا۔یہی بات حضرت علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے عمدۃ القاری شرح بخاری میں لکھی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا،فرمایا: وہ ناخلف ساٹھ ہجری کے بعد ہوں گے جو نمازیں ضائع کریں گے اور خواہشات (شہوات) کی پیروی کریں گے تو وہ عنقریب (جہنم کی وادی) غـیّ میں ڈالے جائیں گے۔

(طبرانی اوسط:9330، جامع الاحادیث:41949، جامع المسانید ابن جوزی:2178، المسند الجامع:4576، المستدرک :3416، مجمع الزوائد:10423، مسند احمد:11340، سلسلۃ الاحادیث:3034، خصائص کبری236/2)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول پاک ﷺ سے سنا، فرمایا: پہلا شخص جو میری سنت کو بدلے گا بنی امیہ میں سے ہوگا۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا، فرمایا: پہلا شخص جو میری سنت کو بدلے گا بنی امیہ میں سے ہوگا جس کو یزید کہا جائے گا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کا امر (حکومت) عدل کے ساتھ قائم رہے گا یہاں تک کہ پہلا شخص جو اسے تباہ کرے گا وہ بنی امیہ میں سے ہوگا جس کو یزید کہا جائے گا۔ (المصنف ابن ابی شیبہ:35877، فیض القدیر:2841، المطالب العالیہ:4462، جامع الاحادیث:41691، 17804، مسند ابویعلی:871، بزار:1284، مسند الفردوس:7566، مسند الحارث:616، مجمع الزوائد:9236، سیر اعلام النبلاء:39/4، کنز العمال:31070، تاریخ الخلفاء:245، خصائص کبری:236/2، البدایہ والنہایہ:648/11، سلسلۃ الاحادیث:1749، سبل الہدی والرشاد:89/10، سیرت حلبیہ:240/1، الصواعق المحرقہ:632/2، تاریخ اسلام273/5، سمط النجوم العوالی:207/3، لسان المیزان:1050)

60 ہجری میں حضرت امیر معاویہ کی وفات ہوئی اور یزید تخت نشین ہوا۔ 61 ہجری میں واقعہ کربلا ہوا اور یزید پلید کے حکم سے خاندان نبوت کے مقدس افراد کو بھوکا پیاسا ذبح کیا گیا۔ نواسۂ رسول ﷺ کو بے دردی سے شہید کر کے ان کے مقدس جسم کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے روندا گیا۔ رسول زادیوں کے خیموں کو جلایا گیا۔ ان کے زیور وغیرہ چھین لیے گئے اور ان کی چادریں تک چھین لی گئیں اور انہیں بے پردہ گلیوں، بازاروں میں پھرا کے شدید بے حرمتی کی گئی شہیدوں کے سروں کو نیزوں پر چڑھا کر گلیوں میں پھرایا گیا۔ 63 ہجری میں یزید پلید کے حکم سے مدینہ منورہ پر حملہ کیا گیا۔ واقعہ حرّہ میں سات سو صحابہ کرام اور ان کی اولاد اور اہل مدینہ چھوٹے بڑے دس ہزار سے زائد افراد موت کے گھاٹ اتارے گئے۔ یزید پلید کے حکم سے لشکر یزید پر تین دن تک مدینہ منورہ کو مباح (ہر طرح جائز) قرار دے کر رسول اللہ ﷺ کے پڑوس میں رہنے والی پاک دامن خواتین کی ان کے گھروں میں گھس کر بہیمانہ طور پر آبروریزی کی گئی۔ (دلائل النبوۃ

بیھقی:475/6،البدایہ والنہایہ:245/9،مواہب الدنیہ:136/3) مسجد نبوی میں گھوڑے باندھے گئے، مسجد میں لید پیشاب ہوتا رہا۔ پھر اسی کے حکم سے مکہ مکرمہ پر حملہ کیا گیا اور بیت اللّٰہ پر سنگ باری کی گئی، غلاف کعبہ جلایا گیا، بعض محرّ مات کو حلال قرار دے دیا گیا۔

اصحابِ نبوی کی اولاد کا بیان ہے کہ ہمیں یزید کی سیاہ کاریاں دیکھ کر یہ خوف ہونے لگا تھا کہ آسمان سے کہیں پتھر نہ برس پڑیں۔ (طبقات:49/5،المنتظم فی تاریخ الملوک والامم:19/6،تاریخ اسلام: 27/5،تاریخ الخلفاء:246،ابن عساکر:429/27،سمط النجوم العوالی 202/3،وفا الوفاء:103/1،الصواعق المحر قہ: 634/2) یزید پلید کے وہ اقوال واشعار بھی تاریخ کے صفحات پر موجود ہیں کہ اس نے کربلا میں اپنے ان لوگوں کا بدلہ لیا ہے جنہیں غزوہ بدر میں مار دیا گیا تھا۔ اور یہ بھی کہ نبی پاک ﷺ کو نبوت نہیں ملی تھی (معاذ اللّٰہ)۔ (البدایہ والنہایہ 631/11،الصواعق المحر قہ:631/2،شذرات الذہب:278/1،مرأۃ الزمان فی تواریخ الاعیان:159/8) حضرت سیدنا امام احمد بن جنبل رضی اللّٰہ عنہ سے ان کے فرزند نے یزید پلید کے بارے میں پوچھا تو امام احمد نے فرمایا: "بیٹا! اللّٰہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جو یزید سے دوستی رکھے؟ اور میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں لعنت کی ہے۔ بیٹے نے عرض کی کہ کتاب اللّٰہ (قرآن) میں اللّٰہ تعالیٰ نے کہاں (یعنی کس آیت میں) یزید پر لعنت کی ہے؟ امام احمد نے (سورہ محمد کی 22 اور 23 نمبر) آیات پڑھیں: ''تو تم سے یہی ہوگا کہ اگر تمہیں حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور قطع رحمی کروگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللّٰہ تعالیٰ نے لعنت کی پھر ان کو (حق سے) بہرا اور اندھا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔'' امام احمد نے فرمایا: کیا (نواسۂ رسول) سیدنا حسین رضی اللّٰہ عنہ کے قتل سے بڑھ کر بھی کوئی فساد ہوسکتا ہے؟ (الصواعق المحر قہ 635/2،روح المعانی 227/13،منہاج السنۃ النبویہ:565/4)

صحیح مسلم شریف اور دیگر کتب میں احادیث موجود ہیں جن میں اہل مدینہ کے ساتھ برائی کے ارادے اور انہیں خوف زدہ کرنے پر شدید ترین لعنت اور عذاب کا بیان ہے۔ (مسلم: 1386-492،نسائی:4251،ابن ابی شیبہ:32427،طبرانی کبیر:6631،جامع الاحادیث:45375) علامہ

محدث ابن جوزی نے یزید پر لعنت اور اس کی مذمت کے مسئلے میں پوری کتاب " **الرد علی المتعصب العنید المانع من ذم یزید** " تالیف کی ہے اس موضوع پر تفصیل کے لیے اردو میں میرے والد گرامی مجدد مسلک اہل سنت، خطیب اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمتہ اللّٰہ علیہ کی بہت عمدہ کتاب "امام پاک اور یزید پلید" دیکھی جا سکتی ہے۔

تابعین میں حضرت امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللّٰہ عنہ بلند مقام رکھتے ہیں۔ ان کے سامنے کسی نے یزید پلید کو " امیر المومنین " کہہ دیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز غضب ناک ہوے اور سزا میں اس شخص کو 20 کوڑے لگوائے۔ (الصواعق المحرقہ: 633/2، النجوم الزاہرہ: 163/1، سیرا علام النبلاء: 40/4، تاریخ الخلفاء: 245، تہذیب التہذیب: 361/11، تاریخ اسلام: 123، 275/5)

تمام حقائق جان کر بھی حامیانِ یزید پلید اگر بضد ہیں اور انہیں اس کے " جنتی " ہونے پر یقین ہے تو قیامت میں اپنا حشر یزید پلید کے ساتھ ہونے کی دعا کیا کریں کیوں کہ یہ حدیث شریف (3485) بھی بخاری میں ہے کہ جس سے محبت رکھتے ہو قیامت میں اسی کے ساتھ ہو گے۔

☆☆☆